فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ

خالص خدائے واحد کی ذات کو مدنظر رکھ کر
اسی کو پکارو چاہے کافروں کو برا کیوں نہ لگے

(سورۂ مومن، آیت ۵)

اپنے عقائد کا جائزہ لیجیے



العلامة سراج الدين

مقدمہ و تحقیق و ترجمہ

علاؤالدین قاسمی......................فاضل دیوبند

مکتبہ رحمت عالم رحمانی چوک، پالی، گھنشیام پور، دربھنگہ، بہار (انڈیا)

فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ

خالص خدائے واحد کی ذات کو مدنظر رکھ کر
اسی کو پکارو چاہے کافروں کو برا کیوں نہ لگے

(سورۂ مومن، آیت ۵)

اپنے عقائد کا جائزہ لیجیے



العلامة سراج الدين

مقدمہ و تحقیق و ترجمہ

علاؤالدین قاسمی .... فاضل دیوبند

مکتبہ رحمت عالم رحمانی چوک، پالی، گھنشیام پور، در بھنگہ، بہار (انڈیا)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقدمہ

اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ نَحۡمَدُہٗ وَنَسۡتَعِیۡنُہٗ وَنَسۡتَغۡفِرُہٗ وَنُؤۡمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیۡہِ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَیِّئَاتِ اَعۡمَالِنَا۔

قرآن مبین اور حدیث پاک کا بیان ہے کہ سب سے بڑا گناہ اور عظیم جرم جس سے اوپر کوئی گناہ نہیں وہ ''شرک'' ہے۔

خود باری تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: اِنَّ الشِّرۡکَ لَظُلۡمٌ عَظِیۡمٌ (سورہ لقمان)

ترجمہ: بلاشبہ خدا کے ساتھ شرک گناہِ عظیم ہے۔

سیدنا حکیم لقمان نے اپنے فرزند کو سب سے پہلے جو نصیحت فرمائی تھی وہ یہی تھی کہ اے بیٹا! شرک نہ کرنا۔

قرآنِ مقدس کہتا ہے: وَاِذۡ قَالَ لُقۡمٰنُ لِابۡنِہٖ وَھُوَ یَعِظُہٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشۡرِکۡ بِاللّٰہِ ؕ اِنَّ الشِّرۡکَ لَظُلۡمٌ عَظِیۡمٌ ۝

ترجمہ: اے پیارے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، بلاشبہ شرک گناہِ عظیم ہے۔

حدیث شریف میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إجتنبو السبع الموبقات قالوا یا رسول اللّٰہ وماھن؟ قال

الشرك بالله والسحر وقتل النفس التى حرم الله إلا بالحق وأكل الربا وأكل مال اليتيم والتولى يوم الزحف وقذف المحسنات الغافلات المؤمنات۔ (رواہ مسلم)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: وہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا، جادو کا عمل کرنا، ناحق کسی کو قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، میدانِ جنگ سے پشت پھیر کر بھاگنا اور ایمان والی پاکدامن عورتوں کو تہمت لگانا۔

دوسری حدیث شریف میں آنحضورؐ نے فرمایا: اکبر الكبائر ألإشراك بالله الخ۔ (ترجمہ) سب سے بڑا گناہ شرک ہے۔

شرک کے سلسلہ میں کاتب السطور نے ان دلائل کو اسلئے پیش کیا ہے کہ یہ درحقیقت عقیدہ کا مسئلہ ہے، اور عقائد کے سلسلہ میں غور طلب امر یہ ہے کہ اس کو توجہ اور دقت نظر سے سمجھنے کی کوشش کی جائے، کیونکہ اسلام اور ایمان کا سارا دارومدار عقائد ہی پر ہے نہ کہ اعمال پر۔ اعمال میں کوتاہی ہوگئی تو اللہ رب العزت معاف فرمادیں گے، لیکن اگر عقائد میں کہیں کمی بیشی ہوئی تو سارے اعمال ضائع ہوجائیں گے چاہے وہ بےشمار روزوں اور سینکڑوں نمازوں پر مشتمل ہوں اور خواہ زندگی بھر کی عبادتوں اور جملہ شب ہائے حیات کی سحر خیزیاں ہوں۔

لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ

(القرآن)

ترجمہ: اے نبی اگر آپ نے شرک کیا تو آپ کے سارے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور آپ بالیقین خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

قرآنِ مقدس کہتا ہے: فَاعْبُدُو اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا۔

ترجمہ: صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو ذرہ برابر بھی شریک نہ کرو۔

شرک کرنے والا کبھی جنت میں نہیں جائے گا۔ ارشادِ الٰہی ہے:

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّار۔

''اور جو کوئی اللہ کے ساتھ شریک کرے گا اللہ اس پر جنت کو حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔''

قرآن کہتا ہے:

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذَالِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ۔

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ شرک کو کبھی معاف نہیں کرے گا، باقی جس گناہ کو چاہے گا معاف کر دے گا۔''

سرکارِ دو عالمؐ نے فرمایا: اے صحابہ! چاہے تمہیں آگ میں جلا دیا جائے اور تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں مگر تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔

شرک اتنا بڑا اور بھیانک جرم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تمثیل اس طرح بیان فرمائی: وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءَ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِىْ بِهِ الرِّيْحُ فِىْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ۔ (سورہ الحج)

''اور جس نے اللہ سبحانہ کے ساتھ شرک کیا اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی

بلند آسمان سے دھڑام سے گر پڑا ہو اور اس کو پرندہ یا آندھی نے کسی دور دراز بیاباں میں جا گرایا ہو۔''

یہ بہت بڑا المیہ اور مقامِ حیرت و افسوس ہے کہ ہمارے سماج اور معاشرہ میں عقائد کو لوگ اتنی اہمیت نہیں دیتے جس اہمیت کا یہ موضوع حامل ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عقائد کی نزاکت سے لوگ واقف نہیں ہیں، جبکہ عقائد کے سلسلہ میں بے حد چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔ عقائد کی کشتی کہیں سے بھی لیک ہوگئی تو سارے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور زندگی بھر کی ریاضت و عبادت سب اکارت جائیں گی۔

هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ٥ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ٥ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ٥ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ٥ (سورہ غاشیہ)

''کیا آپ کو غاشیہ (قیامت) کی اطلاع آئی ہے، اس دن بہت سے چہرے ذلیل ہونے والے ہیں، محنت کرنے والے تھکے ہوئے گریں گے دہکتی آگ میں۔''

آیت بالا میں ان لوگوں کے لئے ایک بہت بڑا انتباہ اور وارننگ ہے جو عمل تو کرتے ہیں مگر حکمِ قرآن سے ہٹ کر اور طریقِ رسول کو چھوڑ کر۔ معلوم ہوا کہ جادۂ حق سے ہٹ کر جو کوئی عمل کرے گا اس کی ساری عبادتیں اور ریاضتیں ضائع ہو جائیں گی اور آخرت میں بھی ایسوں کا ٹھکانا جہنم ہی ہے۔ اس لئے عقائد کو اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ یہ کیا ہیں؟ 'عقائد' جمع ہے 'عقیدہ' کا۔ لغت میں عقیدہ اس حکم کو کہتے ہیں جو شک کو قبول نہ کرے، اور دین میں اس امر کو کہتے ہیں

جو اعمال کے علاوہ ہو، جیسے اللہ کا وجود، پیغمبروں کا وجود، فرشتوں کا وجود وغیرہ وغیرہ۔

مسئلہ عقیدہ کو سمجھنے کے لئے عام فہم مثال اس طرح ہے جیسے کوئی 'مکان' ہو اور اس کی بنیادیں، یہ طے شدہ حقیقت ہے کہ بغیر بنیادوں کا مکان پائیدار نہیں ہوتا۔ بنیاد کمزور ہو تو عمارت کمزور، بنیاد ٹیڑھی ہو تو مکان ٹیڑھا، الغرض بنیاد کی کمزوری کی صورت میں عمارت ناقص ہوگی جو کبھی بھی گر جائے گی اور جس کا کوئی اعتبار نہیں۔ ایسے ہی اسلام میں عقائد کا درجہ ہے۔ 'عقائد' دین کی بنیادوں اور اس کے اصولوں سے عبارت ہیں۔ اگر عقائد خراب ہو گئے تو دین برباد اور نظر الٰہی میں نامقبول ہو جائے گا۔ پیش نظر کتاب میں شرک و بدعات اور تمام خرافاتی اعمال کا بالتفصیل تذکرہ فرما دیا گیا ہے۔ شرک کی طرح بدعات سے بھی پرہیز کرنا چاہئے۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے: كل محدث بدعة وكل بدعة ضلاله وكل ضلالة فى النار۔

''دین میں ہر نئی شئ داخل کرنا بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جائیگی''۔

بہر حال ان کو آپ توجہ اور کامل ژرف نگاہی سے مطالعہ کریں گے تو اسلام کے اصل حقائق آپ پر واضح ہو جائیں گے اور راہِ ہدایت میں پیش آنے والی تمام دشواریاں اور کٹھنائیاں یکسر دور ہو جائیں گی اور آپ کی حیاتِ مستعار کی نیّا ساحل مقصود تک پہنچ جائے گی۔

میں یہ نہیں کہتا کہ کسی ولی یا درویش اور پیر و مرشد کو نہ مانئے۔ آپ تمام

انبیاء کرام پر ایمان لانے کے بعد جملہ اولیاء کرام کا احترام کیجئے، ان کی کتابوں سے کامل نفع اٹھایئے، مگر صحابہؓ اور اولیاء کرام کو خدا کی چھوٹی بڑی کسی بھی عبادت میں شریک نہ کریں۔ عمل سے پہلے اچھی طرح اس بات کا انکشاف کرلیں کہ میں جو یہ عمل کرنے جارہا ہوں یہ کہاں تک صحیح ہے؟ میں کسی نبی کو تو خدا کا درجہ نہیں دے رہا ہوں، کسی ولی کو تو اللہ کے ساتھ شریک نہیں کررہا ہوں۔

تمام ہی قسم کی نذر و نیاز اور قربانیاں اور غرض ساری عبادتیں اللہ کی خوشنودی کے لئے کریں، اور خدا سے یوں کہیں کہ یا اللہ میرا فلاں کام ہوگیا تو آپ کی راہ میں اتنا مال خرچ کروں گا...... اگر میرا بچہ اچھا ہوگیا تو یا اللہ آپ کے گھر میں ایک بکری یا کوئی اور شئی وغیرہ وغیرہ دوں گا۔ علی ہذا القیاس یہ ہے نذر و نیاز ادا کرنے کا طریقہ۔ ہر عبادت، ہر عمل اللہ کے نام سے ہونا چاہئے اور صرف اسی کے حوالے سے اور بس...... بزرگوں کے لئے اور ان کے درجات کے لئے آپ دعائیں کیجئے، ان کے نام سے صدقہ خیرات کیجئے، ان کے نام سے مسجد یا مدرسہ بنایئے تاکہ ان کے درجات بلند ہوں اور اللہ ان سے اور زیادہ راضی و خوش ہوں، نہ کہ آپ یوں کہنے لگیں اے ولی بابا! اگر میرا بچہ ٹھیک ہوگیا، یا مجھے اولاد ہوگئی تو تیری قبر پر ایک مرغا چڑھاؤں گا یا فلاں شئی وغیرہ وغیرہ۔ یا کوئی یوں کہے اے ولی بادشاہ! مجھے نواز دیجئے۔ اللہ کے علاوہ کسی کے آگے ہاتھ پھیلانا جائز نہیں اور نہ ہی کسی کے آگے سجدہ روا ہے۔ یہ شرک ہے، اس سے بچنا نہایت لازم ہے۔ اسی طرح دوسرے تمام مسائل عقیدہ کو معلوم کرنا چاہئے۔ اسلام

نہایت سہل اور آسان مذہب ہے، مگر بعض ناقص العلم مسلمانوں نے کچھ ایسی رسومات دین میں داخل کر ڈالی ہیں کہ عامۃ الناس کے لئے بسا اوقات دشواریاں پیش آنے لگتی ہیں۔ اس لئے آپ کو اگر اسلام اور ایمان کا سچا درد و شوق اور آخرت کی واقعی فکر ہے تو سب سے پہلے قرآن شریف کا مع ترجمہ بغور مطالعہ فرمایئے۔ قرآن کا ہر صفحہ آپ کو شرک سے نفرت و بیزاری کی تلقین اور توحید کی بلند ترین چوٹی پر لے جائیگا، وہ آپ کو باطل عقائد اور جھوٹے رسومات سے اٹھا کر نورِ توحید کے اونچے مناروں پر پہنچا دے گا، شرکیات و بدعات اور اوہام وخرافات کی غلاظتوں اور پراگندگیوں سے نکال کر قصر اسلام کے حصاروں میں مامون ومحفوظ کر دے گا۔

اس کے بعد آپ حدیث رسول ؐ کا لگن کے ساتھ مطالعہ کریں۔ ابوابِ حدیث میں جگہ جگہ آپ کو قرآنی آیات کی تفصیل ملے گی۔ حدیث پاک میں آنحضورؐ کی شرکیات سے پاک حیاتِ مبارکہ ہر مقام پر آپ کی رہنمائی کرے گی۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ نبی اکرمؐ نے شرک و بدعات اور جاہلی رسومات سے کس شدت کے ساتھ احتیاط کرنے کی تاکید فرمائی ہے، اور مسائل توحید کی طرف کن کن الفاظ وارشادات کے ذریعے ہدایت فرمائی ہے۔ قرآن وحدیث کے مطالعہ کے بعد حق و باطل آپ پر بالکل روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جائیں گے۔

اس کے بعد آپ صالحین کی زندگی کو پڑھئے۔ بزرگانِ دین اور سلف صالحین کی سوانح حیات کا مطالعہ کیجئے۔ انہوں نے قرآن وحدیث کی روشنی میں جو ہدایتیں

کی ہیں ان میں غور کیجئے اور ان کے نقش قدم پر چلئے۔ شاعر عرب کہتا ہے ۔

فتشبهوا ان لم تكونوا مثلهم　　فان التشبه بالكرام فلاح

ان صالحین کی نقل کرو، خواہ ان جیسے نہ بن سکو۔ لیکن بزرگوں اور بڑوں کے نقش قدم پر چلنے میں سراسر کامیابی ہے۔

قارئین کرام! مندرجہ بالا ہدایات کو آپ نے اگر تہہ دل سے اپنالیا اور اسی ترتیب پر اسلام کا مطالعہ کیا تو آپ کی سرزمین قلب میں اسلامِ برحق کی نئی صبح طلوع ہوگی، جس کا آفتاب آپ کی کائناتِ زندگی کے ہر پہلو کو روشن کر دے گا، اور پھر شاہ راہِ ہدایت پر آپ کو نہ شک وشبہ سے تصادم ہوگا اور نہ ہی اس راہ میں کہیں تھکاوٹ وسستی کا احساس ہوگا اور زندگی کا قافلہ دونوں جہاں کی کامرانیوں سے بہرہ ور ہو کر منزلِ مطلوب کو پالے گا۔

اس جہاں آب وگل میں ہر شی جہدِ مسلسل اور کوشش بسیار کی متقاضی ہے۔ مشہور کہاوت ہے "من جد وجد" جس نے کوشش کی اس نے مراد کو پالیا۔

ادنیٰ سے مثال ہے کہ ایک معمولی دوکان کو چلانے کے لئے یومیہ کتنی محنتیں اور مشقتیں اٹھانی پڑتی ہیں، تب جا کر کچھ رزقِ محدود ومقدر میسر ہوتا ہے۔

اسی طرح آپ کو دینِ صحیح کے حصول کے لئے کچھ وقت، کچھ صحت وقوت، کچھ مطالعہ اور کچھ قربانی دینی ہوگی، تب زندگی میں اسلامِ خالص اور سچا دین آسکے گا، ورنہ زندگی بھر عبادتیں کرتے رہیں گے پر اسلام کا صحیح نقش اور مکمل چھاپ آپ کی زندگی پر نہیں پڑے گی۔ بغیر کد وکاوش کے حصولِ دین سرابِ خادع کی مانند ہے۔ خداوند قدوس ہمیں توحید کی امانت کا احترام اور اس کا حق ادا

کرنے والا بنائے، تمام شرکیات و باطل رسومات اور بدعات وخرافات سے مومنین کی حفاظت فرمائے، اوراس کتاب سے تمام قلوبِ انسانی کوتوحیدِ خالص کی روشنی عطافرمائے۔

علاءالدین قاسمی

مکتبہ رحمت عالم

رحمانی چوک پالی گھنشیام پور، دربھنگہ، بہار، انڈیا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ o اما بعد۔

وجہ تالیف

انقلابِ روزگار اور گردشِ زمانہ نے اسلام میں اس قدر تغیر پیدا کر دیا ہے کہ اصل دین جو زمانہ خیر القرون اور عہد صحابہ و تابعین میں تھا آج اس کی نظیر ملنی مشکل ہوگئی ہے۔ اس وقت جو کام باعث ضلالت تھے آج وہ راہِ ہدایت میں تبدیل ہوتے جا رہے ہیں۔ توحید باری میں شرک کی آمیزش اور شرک میں توحید کا تصور شامل ہوتا جا رہا ہے۔ سنت کے بجائے بدعت کی اشاعت و ترویج ہوتی جا رہی ہے۔

یہ تبدیلیاں کس طرح ہوئیں اور کیوں کر ہوئیں اس کا جواب ذیل کی آیت میں پڑھیے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ كَثِیۡرًا مِّنَ الۡاَحۡبَارِ وَالرُّهۡبَانِ لَیَاۡكُلُوۡنَ اَمۡوَالَ النَّاسِ بِالۡبَاطِلِ وَیَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ ؕ (پارہ ۱۰ ارکوع ۱۱)

”اے ایمان والو! بے شک بہت سے اصحاب علم دین، درویش اور پیرزادے لوگوں کے ’مال‘ حرام اور باطل طریقے سے کھا جاتے ہیں اور لوگوں کو خدا کی سچی راہ سے روک دیتے ہیں۔“

آیت کریمہ کا مطلب صاف واضح ہے کہ خود غرض مطلبی اور ڈھونگی مرشد اور پیرزادے، نقلی صوفی اور درویشوں نے اپنی طمع نفسانی اور دنیا طلبی کی غرض سے ہمارے ناواقف اور بے علم بھائیوں کو اپنے مکر کے جال میں پھانس کر توحید و سنت پر خوب پردہ ڈالا ہے اور شرک و بدعت اور کفر و ضلالت کو فروغ دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ خداوند قدوس کی صفاتِ خاصہ غیر خدا میں منوا دیئے۔ ناجائز طریقے پر قبر پرستی، پیر پرستی، ارواح پرستی، رسومِ تعزیہ داری، علَم، الاؤ، نعل کی سواری، خواجہ خضر کی ناؤ، بی بی کی صحنک، قبروں پر عرضیاں، عرس ناچ رنگ، غیر اللہ کی نذر و نیاز، بزرگوں کے نام کے اوراد و وظائف، فال، گنڈے، ٹونے ٹوٹکے، بدشگونی، وہم پرستی، اصلی نقلی قبروں کے سجدے طواف، غلاف، چڑھاوے، نبی، ولی، پیر، شہید کو غیب داں جاننا، ان کی ارواح کو ہر جگہ حاضر و ناظر ماننا داخلِ اسلام کر دیا۔ بے شمار لوگ قبروں کے پجاری اور سینکڑوں مجاورین قبروں کے بیوپاری بن بیٹھے۔

ہزار ہا آیات و احادیث کے باوجود خلافِ شرع کاموں سے ایک انچ بھی پیچھے ہٹنا گوارا نہیں کرتے۔ نبی اکرمؐ نے تو شرک کے تمام دروازوں کو یکسر بند کر دیا تھا۔ لات و منات کے سامنے سجدہ ریزی کرنے والوں کو خدائے عز و جل کے آگے لا جھکایا تھا۔ حضرت مریم و عیسیٰ میں خدائی صفات ماننے والوں کو توحید کا سبق پڑھایا تھا، انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کی قبروں پر چادر چڑھانے اور منتیں ماننے والوں کو قادرِ مطلق کا پرستار اور خدائے برتر و توانا سے دعائیں مانگنے والا

بنا کر یہ سکھایا تھا۔

لگاؤ تو لو اپنی اس سے لگاؤ　　جھکاؤ تو سر اس کے آگے جھکاؤ
اسی پر ہمیشہ بھروسہ کرو تم　　اسی کے سدا عشق کا دم بھرو تم
اسی کے غضب سے ڈرو گر ڈرو تم　　اسی کی طلب میں مرو جب مرو تم
مبرا ہے شرکت سے اس کی خدائی　　نہیں اس کے آگے کسی کو بڑائی

آنحضورؐ نے صرف اور صرف خدائے واحد کی جاہ وجلال کا سکہ لوگوں کے دلوں میں بٹھاتے ہوئے خدا کی طرح نفع ونقصان کا اختیار جو مخلوقِ خدا میں سمجھا جاتا تھا اس باطل عقیدے کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے دنیا سے رخصت ہوئے تھے، مگر افسوس ہے کہ آج کلمۂ توحید کے پڑھنے والے توحید سے ہٹ کر کفر وشرک کے ان تاریک غاروں میں گھس گئے جن میں گر کر اگلی قومیں غارت ہوگئیں تھیں۔ سخت حیرت کی بات ہے کہ طاق تعزیے، چلے، چبوترے، تھان، نشان پر تمہارے سر جھکنے لگے۔ مسجدیں بے رونق کر دیں اور مقبرے آباد کر لئے۔ آج خدائی اوصاف مخلوق میں مانے جانے لگے۔

میرے دوستو! وہ اسلام جسے نبی کریمؐ نے گھر چھوڑ کر، پیٹ سے پتھر باندھ کر، طرح طرح کی مصیبتیں جھیل کر، اپنا خون پانی ایک کر کے پھیلایا تھا، جسے صحابہ کرام نے اپنے اور اپنے بچوں کے خون سے سینچا تھا وہ کہاں ہے؟ کدھر ہے؟ آج کے مسلمان اور آج سے تیرہ سو برس پہلے کے مسلمانوں میں زمین اور

آسمان کا فرق کیوں نظر آنے لگا ہے؟ جبکہ اسلام کا ابدی پیغام جو اس وقت تھا وہی ہو بہو آج بھی موجود ہے۔

دل صنم خانہ بنا ہے یاد غیر اللہ سے　　بت بھی اب کہنے لگے مسلم نما کافر ہمیں

میرے بھائیو! ذرا سوچو اور غور کرو کہ خدا کی خدائی سے انکار نہ تو اسلام سے پیشتر کسی کو تھا اور اب بھی کسی کو نہیں۔ کوئی ہندو مٹی پتھر بنائے گئے بتوں کو خالق نہیں بتاتا، پارسی بھی آگ کو مظہر ایزدی کہتے ہیں۔ نہ تو یہود کو خدا سے انکار ہے اور نہ نصاریٰ کو، کفارِ عرب بھی خدا کو خدا ہی مانتے تھے۔ لیکن یہ سب کے سب اپنے اپنے بزرگانِ دین کے ساتھ وہی افعالِ شرکیہ کرتے تھے جو آج بہت سے لوگ اپنے بزرگانِ دین کے ساتھ کر رہے ہیں اور ایوانِ توحید میں شرک کے غبار اڑا رہے ہیں۔ یہ چند اشعار ذیل کے ملاحظہ فرمالیں جن سے ہمارے موجودہ اسلام نما کفر کی پوری تصویر مع خط و خال کے نظر آ رہی ہے۔

حقیقت میں دیکھو تو خواجہ خدا ہے　　ہمیں در پہ خواجہ کے سجدہ روا ہے

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہوکر　　اتر پڑا ہے مدینہ میں مصطفیٰ ہوکر

ہمارے سرورِ دو عالم کا رتبہ کوئی کیا جانے　　خدا سے ملنا چاہے تو محمدؐ کو خدا جانے

اللہ کے پلّے میں وحدت کے سوا کیا ہے　　جو کچھ ہمیں لینا ہے لے لیں گے محمدؐ سے

وہی لاہوت وہی ناسوت غرض ہر ہر شے　　شکل بسمل میں وہ انسان بنے بیٹھے ہیں

اٹھا کر میم کا گھونگٹ جو جھانکا تیری کملی کو　　تو دیکھا ذاتِ احمد میں احد روپوش رہتا ہے

شریعت کا ڈر ہے نہیں صاف کہہ دوں　　خدا خود رسول خدا بن کے آیا

اسلام کی سب سے پہلی تعلیم یہی ہے کہ شرک سے بچو اور توحید پر قائم رہو۔ اگر آدمی توحید پر قائم رہا تو اس کے اعمالِ حسنہ خدا کے نزدیک مقبول ہیں، ورنہ سب مردود اور اکارت ہونگے۔ اس لئے ایک مختصر معیارِ توحید پیش خدمت ہے جس پر ادنیٰ سا غور کرنے سے ہر ایک شخص شرک کو بخوبی سمجھ سکتا ہے۔

معیارِ توحید (اول)

اللہ وحدہٗ لاشریک اپنی مخلوق کے سب سے زیادہ قریب ترین ہستی ہے۔ وہ محض اپنے فضل وکرم سے بغیر کسی وسیلہ، واسطہ و ذریعہ کے سب کی پکار سنتا ہے، سب کا نگہبان ہے۔ ہر جگہ ہر حال میں حاضر و ناظر رہنا اور ہر چیز کی خواہ وہ دور ہو یا نزدیک، چھپی ہو یا کھلی، اندھیرے میں ہو یا اجالے میں، آسمانوں میں ہو یا زمینوں میں، پہاڑوں کی چوٹیوں پر ہو یا سمندر کی تہوں میں خبر رکھنا اسی کی شان ہے۔ اگر کوئی کسی نبی، ولی، پیر یا شہید کے ساتھ ایسا عقیدہ رکھے، اٹھتے بیٹھتے ہر دم اسی سے مدد مانگے، نزدیک یا دور سے اس کو پکارے، مصیبت کے وقت اس کی دُہائی دے، دشمن پر اس کا نام لے کر حملہ کرے، اس کے نام کا ختم پڑھے، اس کی صورت کا تصور باندھے، اس کو واقفِ رازِ خفی وجلی جانے تو وہ شخص مشرک ہوجاتا ہے۔ یہ شرک فی العلم ہے۔

دوم

اپنے ارادہ سے تصرف کرنا، اپنا حکم جاری کرنا، اپنی خوشی سے مارنا، جلانا، رزق کی کشادگی یا تنگی، تندرستی یا بیماری، خوشی یا غمی، قحط یا ارزانی، اقبال یا ادبار، فتح

یا شکست، مشکل کشائی، حاجت روائی، سب کچھ اسی قادرِ قیوم کے قبضہ قدرت میں ہے اور کسی کے نہیں۔ اگر کوئی یہ سمجھے کہ نبی، ولی، پیر، شہید، غوث، قطب کو بھی عالم میں تصرف کرنے کی قدرت ازخود ہے، یا اللہ پاک نے ایسی قدرت ان کو بخشی ہے، وہ شخص از روئے کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ مشرک ہو جاتا ہے۔ یہ شرک فی التصرف ہے۔

سوم

اللہ عزوجل نے بعض کام تعظیم کے اپنے لئے خاص کئے ہیں، جیسے رکوع کرنا، سجدہ کرنا، ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا، اس کے نام پر مال خرچ کرنا، اس کے نام کا روزہ رکھنا، اس کے گھر کی طرف نزدیک یا دور سے چل کر جانا، اس کے گھر کا طواف کرنا، اس کی رضا کے لئے قربانی کرنا، وہاں منتیں ماننا، اس کی چوکھٹ کے آگے کھڑے ہو کر دعائیں مانگنا، اس کا مجاور بننا، اس کے گھر کی خدمت میں مشغول رہنا اور فرش، روشنی، صفائی، پانی وغیرہ کا سامان اس کے بندوں کے لئے درست کرنا، یہ سب کام معبودِ برحق نے اپنی عبادت کے لئے خاص کئے ہیں۔ اگر کوئی یہ سمجھے کہ نبی، ولی، پیر، شہید، غوث، قطب، اور ان کے مزارات بھی اسی طرح کی تعظیم کے لائق ہیں یا ان بزرگوں کے ساتھ بھی ایسی ہی حرکتیں کرنے سے لوگوں کی مشکلیں دور ہوتی ہیں تو وہ شخص مشرک ہے۔ یہ شرک فی العبادت ہے۔

شرک کی برائی

شرک اللہ وحدہٗ لاشریک کے ساتھ سخت سرکشی، نافرمانی، بغاوت اور مخالفت ہے۔ اس کا گناہ کفر کے گناہ سے کچھ کم نہیں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی تجھے آگ میں جلائے تو جلنا قبول کر، مگر خدا کے ساتھ شرک کو قبول نہ کرنا۔ دوسری حدیث میں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے شرک کیا ہوگا اس کی بخشش کا میں ذمہ دار نہیں۔ شرک کرنے والا اگر بغیر توبہ کئے مر جائے تو وہ ہرگز بخشا نہیں جائے گا، ہمیشہ دوزخ کی آگ میں جلے گا۔ قرآنِ پاک کا تو کوئی پارہ بلکہ رکوع تک اس تعلیم سے خالی نہیں کہ مخلوق کو مخلوق کے پکارنے سے روکا جائے، کیونکہ کسی حالت اور کسی صورت میں بھی کسی مخلوق کو یہ قدرت نہیں ہے کہ ہمارے آڑے کام سنوار دے یا بگڑے کام کو بنا دے۔ ملاحظہ ہو آیتِ ذیل:

آسمانی فیصلہ: **"کارخانہ الٰہی میں کسی کو کچھ دخل نہیں"**

تمام اولادِ آدم میں سب سے افضل حضراتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں، اور تمام انبیاء میں افضل آنحضور ﷺ ہیں۔ نہ تو خدا کی خدائی میں کوئی شریک اور نہ حضرت نبی کریم ﷺ کی عبودیت کی کوئی مثال۔ مگر باوجود اس عزت، عظمت اور شان کے رب العزت نے اپنے کلامِ مقدس میں مسئلہ توحید کو صاف کرنے کے

لئے صاف لفظوں میں ارشاد فرمایا:

قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا۝ قُلْ اِنِّیْ لَنْ يُّجِيْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا۝ (پارہ ۲۹ رکوع ۱۲)

''اے نبی آپ لوگوں سے کہہ دیں میں تمہارے نفع یا نقصان کا اختیار ہرگز نہیں رکھتا، آپ یہ بھی کہہ دیجئے مجھے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی بچا نہیں سکتا اور میں بھی اس کے سوا کہیں اپنی پناہ نہیں پاؤں گا۔''

اس خدائی فیصلہ کے مطابق جب کہ خود سید الانبیاء کو نفع ونقصان پہنچانے کی قدرت نہیں ہے تو پھر کسی اور نبی، ولی، پیر، شہید، غوث وقطب کو کیا اختیار جو کسی کی مشکل کشائی وحاجت روائی کر سکے۔

آسمانی فیصلہ: ''غیر اللہ کو مدد کے لئے پکارنا صریح شرک ہے۔''

اوپر کی آیت ہمیں یہ تعلیم دیتی ہے کہ سوائے قادر وقیوم کے کسی اور کو کوئی نفع ونقصان کی قدرت نہیں۔ ذیل کی آیت یہ حکم دیتی ہے کہ جو چیز نفع ونقصان پر قادر نہیں اس کو ہرگز مت پکارو، آڑے کام میں اس کو پکارنا شرک ہے۔

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَالَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ۝ (پارہ ۱۱ رکوع ۱۶)

''مت پکارو تم اللہ کے سوا کسی کو جو نہ تم کو نفع دے سکے اور نہ نقصان پہنچا سکے، اگر ایسا کرو گے (یعنی غیر اللہ کو پکارو گے) تو تم مشرک بن جاؤ گے۔''

ایماندار کو سر تسلیم خم کرنے کے لئے یہ اٹل فیصلہ ہے کہ اللہ کے سوا اور کسی کو

مدد کے لئے نہ پکارا جائے۔

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا O (پارہ ۲۲ رکوع ۲)

''اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے وہ کھلا گمراہ ہو گیا۔''

مقامِ غور ہے کہ ایسے کھلے احکام کے ہوتے ہوئے کیا مزاراتِ بزرگان پر جا کر ان سے مرادیں مانگنا اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی خلاف ورزی نہیں ہے؟

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ O (سورۃ البقرہ رکوع ۱۹)

''اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کو مرا ہوا نہ کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں، لیکن تم سمجھ نہیں سکتے۔''

آیت کریمہ میں صاف بتایا جا رہا ہے کہ ان کی زندگی کی کیفیت ہماری زندگی سے بالکل علیحدہ ہے۔ ہم اس کیفیت کو عالمِ فانی میں نہیں سمجھ سکتے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس زندگی کی کیفیت کو آل عمران رکوع ۱۷ میں مزید ظاہر کرتے ہوئے فرمایا:

''وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوٰتٌ ط بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ O (سورہ البقرہ رکوع ۱۹)

''جو لوگ اللہ کے راستے میں مارے گئے ان کو مرا ہوا نہ سمجھو، بلکہ وہ تو اپنے

رب کے پاس زندہ ہیں، ان کو رزق دیا جاتا ہے، اور جو کچھ اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دے رکھا ہے اس میں خوش وخرم ہیں۔"

مطلب یہ نکلا کہ ان کی روحیں اپنے رب کے پاس اعلیٰ علّیین میں اپنے رب کے فضل وانعام اور رزق کی لذات میں مصروف ہیں نہ کہ قبروں میں۔

بعض لوگ جن کی روزی غیر اللہ کی نذر و نیاز پر ہے بیچارے بھولے بھالے دین سے ناواقف مسلمانوں کو دھوکہ دیا کرتے ہیں کہ وہ دنیا میں ہیں۔ یہ زبردست جال لوگوں کو شرک میں پھانسنے کا ہے۔

درسِ توحید

علمی دنیا میں تعلیم کے دو طریقے ہیں: ایک لفظی (یعنی کتابی) دوسرا تصویری (یعنی واقعات)۔ قرآنِ مجید نے ہمیں دونوں طریقوں سے توحید کا سبق دیا ہے۔

قارئین کرام! ایک نہایت مختصر نقشہ بڑے خلوص کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے، آپ بھی اخلاصِ قلب کو پیشِ نظر رکھ کر تعصب کو دل سے دور کر کے مطالعہ فرمائیں۔

بابِ اوّل

(پہلا طریقہ) توحید کا سبق لفظی (یعنی کتابی تعلیم سے)

پہلی فصل

اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا کسی اور سے خواہ وہ نبی ہو یا ولی، امام ہو یا شہید، غوث ہو یا قطب حاجتیں مانگنا، سجدے کرنا، نذر و نیاز چڑھانا، حاضر و ناظر جان کر دور یا نزدیک سے پکارنا، یہ سب کام شرک میں داخل ہیں۔ شرک کی مذمت قرآن میں ہزاروں مقامات پر وارد ہوئی ہے۔

خبر قرآن میں ہے یہ محقق　　نہ بخشے گا خدا مشرک کو مطلق

(۱) اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ (پارہ ۷، رکوع ۱۴)

"تحقیق جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتا ہے اللہ تعالیٰ جنت کو اس پر حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے، اور ظالموں (مشرکوں) کا کوئی بھی مددگار نہیں ہوگا۔"

(۲) وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ

هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ (پارہ۱۱ رکوع ۷)

''اور اللہ کے سوا ایسوں کی پوجا کرتے ہیں جو نہ نقصان پہنچا سکیں نہ نفع، اور یہ کہتے ہیں کہ اللہ کے پاس یہ ہمارے سفارشی ہونگے، تو اے نبی آپ ان سے کہہ دیجئے کہ آسمان اور زمین میں ایسی کون سی بات ہے جس کا اللہ کو علم نہیں، تو کیا (ان کے سفارشی) اللہ کو ایسی کوئی بات بتائیں گے، حقیقت حال یہ ہے کہ جن کو یہ شریک گردانتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے شریک گردانے سے پاک وبرتر ہے۔''

(۳) وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝ (پارہ ۲۶ رکوع ۱)

''اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا ایسوں کو پکارے جو قیامت تک اس کے پکارنے کا جواب نہ دیں اور وہ ان کا پکارنا سنتے تک نہیں، اور جب لوگ (قیامت کے دن) اکٹھے کیئے جائیں گے تو ان کے دشمن بن جائیں گے اور اپنے پوجے جانے سے انکار کردیں گے۔''

(۴) اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ فَادْعُوْھُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ o (پارہ ۹ رکوع ۱۴)

"اللہ تعالیٰ کے سوا جن جن مخلوقوں کو تم پکارتے ہو اور ان سے دعائیں مانگتے ہو وہ تمہارے جیسے بندے ہیں، اچھا تم ان کو بلاؤ اگر تم سچے ہو تو اور ان کو پکار کر کہو کہ وہ تمہاری بات سنیں۔"

دوسری فصل

غیب کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں، وہ نبی ہو یا ولی ہو، امام ہو یا شہید، جن ہو یا فرشتہ، غوث ہو یا قطب، غیب دانی کا عقیدہ اللہ کے سوا کسی اور کے ساتھ رکھنا شرک ہے۔

علم غیبی کسی نمی داند بجز پروردگار — ہر کہ گوید من بدانم تو ازو باور مدار
مصطفیٰ ہرگز نگفتے تا نگفتے جبرئیلؑ — جبرئیلش ہر نگفتے تا نگفتے کردگار

"خدا کے سوا غیب کا علم کوئی نہیں رکھتا، جو کوئی کہے کہ میں جانتا ہوں اس پر یقین مت کرو۔ خود مصطفیٰؐ بھی جب تک نہیں بولتے جب تک ان کو جبرئیل علیہ السلام نہیں بتلاتے، اور جبرئیل اس وقت تک نہیں بولتے جب تک اللہ تعالیٰ ان کو نہیں بتلائے۔

(۱) وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ (پارہ ۷ رکوع ۱۳)

"اور غیب کی کنجیاں اللہ ہی کے پاس ہیں جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔"

(۲) وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْءُ ۚ (پارہ۹رکوع۱۳)

''(اے نبیؐ آپ لوگوں سے کہہ دیجئے) اگر میں غیب جانتا تو اپنے لئے ہر قسم کی بھلائیاں جمع کر لیتا اور مجھے کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں پہنچتی۔''

(۳) قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝ (پارہ۲۰رکوع۱)

''(اے نبیؐ) آپ کہہ دیجئے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے کسی کو بھی غیب کا علم نہیں ہے سوائے خدا کے، اور ان کو یہ بھی خبر نہیں کہ وہ کب جی کر قبروں سے اٹھیں گے۔''

(۴) وَمَا اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ۝ (پارہ۲۶رکوع۱)

''اور غیب کی کنجیاں اللہ ہی کے پاس ہیں جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔''

(۵) قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ؕ (پارہ۷رکوع۱۱)

''(اے محمدؐ) آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور یہ بھی کہہ دیجئے کہ میں غیب نہیں جانتا اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں، میں تو اسی پر چلتا ہوں جو مجھ کو حکم ہوا ہے (اللہ کی طرف سے)۔''

تیسری فصل

بھلائی، برائی، نفع ونقصان کا اختیار اللہ کے سوا کسی اور کو نہیں، خواہ وہ نبی ہو یا ولی، امام ہو یا شہید، غوث ہو یا قطب، جن ہو یا فرشتہ، یا اللہ تعالیٰ کے ماسوا کسی اور میں نفع ونقصان کی قدرت کا عقیدہ رکھنا اور ماننا شرک ہے۔

وہی دور کرتا ہے ہر ایک مصیبت ۔۔۔ درافتادگی میں وہ کرتا ہے رحمت
وہی بخشتا ہے ضعیفی میں قوت ۔۔۔ علالت میں کرتا ہے صحت عنایت
وہی دردمندوں کے دکھ کی دوا ہے ۔۔۔ وہی اہل حاجت کا حاجت روا ہے

xxxxxxxxxxx

(۱) قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ؁ (پ۲۹ع۱۳)

’’(اے نبیؐ) آپ لوگوں سے کہہ دیجئے کہ میں تمہارے لئے نفع نقصان کا ہرگز اختیار نہیں رکھتا۔‘‘

(۲) قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰهُ ؕ (پ۹ع۱۳)

’’(اے نبیؐ) آپ لوگوں کو کہہ دیجئے کہ مجھے اپنی جان کیلئے بھی نفع نقصان کا کوئی اختیار نہیں ہے، مگر جو اللہ چاہے۔‘‘

(۳) اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ (پ۲۰ع۱)

’’اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ہے جو عاجزوں کی دعائیں قبول کرتا ہے، انکی تکالیف دور کرتا ہے اور تم کو زمین پر خلیفے بناتا ہے (ایسا کون کرسکتا ہے) کیا کوئی اور معبود بھی

اللہ کے ساتھ ہے (ہرگز نہیں) بلکہ تم بہت کم نصیحت قبول کرتے ہو۔"

(۴) ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۝ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ۝ (پ۲۲ ع۱۴)

"اللہ تعالیٰ تمہارا پروردگار ہے، تمام دنیا کی حکومت اللہ ہی کے قبضہ میں ہے اور جن جن لوگوں سے تم لوگ دعائیں مانگتے اور حاجتیں طلب کرتے ہو وہ تو ایک کھجور کے چھلکے جتنا بھی اختیار نہیں رکھتے، اگر تم لوگ ان سے دعا مانگو تو وہ تمہاری دعا کو سن ہی نہیں سکتے اور اگر (فرضاً) سن بھی پائیں تو اس کو پورا نہیں کر سکتے اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک سے انکار کرینگے! اور اللہ پاک جیسی خبریں تم کو کوئی بھی نہیں دے سکتا!"

(۵) لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝ (پ۱۳ ع۸)

"خدا کو پکارنا ہی سچا پکارنا ہے اور جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا لوگ پکارتے ہیں وہ انکا کچھ کام نہیں نکال سکتے، یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی آدمی اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے تاکہ پانی اس کے منہ تک پہنچ جائے حالانکہ پانی کبھی بھی اسکے منہ تک آنے والا نہیں اور منکروں کا پکارنا (غیر اللہ کو) بالکل گمراہی ہے۔"

جیسا کہ باری تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا:

یٰاَیُّھَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ ط اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَہٗ ط وَاِنْ یَّسْلُبْھُمُ الذُّبَابُ شَیْـًٔا لَّا یَسْتَنْقِذُوْہُ مِنْہُ ط ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ o مَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ ط اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ o (پ۱۷ع۱۷)

''اے لوگو! تمہیں ایک مثال سنائی جاتی ہے تم اس کو کان لگا کر سنو، اللہ تعالیٰ کے سوا جن لوگوں کو تم پکارتے ہو وہ تو ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے اگرچہ وہ سب کے سب ملکر بنانا چاہیں! بنانا تو درکنار مکھی اگر ان سے کوئی چیز چھین کر لے جائے تو وہ اس سے واپس تک نہیں لے سکتے! طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہیں، یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی قدر جیسی چاہئے نہیں کرتے، اسمیں کچھ شک نہیں اللہ تعالیٰ بڑی قدرت والا ہے اور سب پر غالب ہے۔''

(۷) قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ لَا یَمْلِکُوْنَ لِاَنْفُسِھِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ط (پ۱۳ع۸)

''اے نبی ﷺ کہہ دو کیا تم نے اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو اپنا حمایتی (مددگار) بنا لیا ہے؟ وہ تو اپنے ذاتی نفع نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتے۔''

چوتھی فصل

انہیں کی تائید میں چند حدیثیں نقل کی جاتی ہیں۔

خلافِ پیغمبر کرے جو شقی   وہ منزل کو ہرگز نہ پہنچے کبھی

(۱) لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّاِنْ قُتِلْتَ اَوْ حُرِّقْتَ (مشکوٰۃ)

سرکارِ دو عالمؐ ارشاد فرماتے ہیں ''اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت کرنا چاہے تمہیں قتل کر دیا جائے اور ٹکڑے ٹکڑے کیوں نہ کر دیا جائے''۔

(۲) قَالَ رَجُلٌ يَّارَسُوْلَ اللّٰه اَیُّ الذَّنْبِ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ (مشکوٰۃ)

ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہؐ کون سا گناہ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سب سے بڑا گناہ) یہ ہے کہ اللہ کے سوا تو کسی اور کو پکارے حالانکہ اللہ ہی نے تجھ کو پیدا کیا ہے۔

(۳) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْاَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْاَلَ الْمِلْحَ وَحَتّٰى يَسْاَلَهٗ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ (مشکوٰۃ)

آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''ہر شخص کو چاہئے کہ اپنی سب حاجتیں اپنے رب ہی سے مانگے، یہاں تک کہ نمک بھی اسی سے مانگے اور اگر جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اپنے رب سے ہی مانگے''۔

یعنی بجائے مخلوق کے آگے دست درازی سے اللہ سے دعاء مانگ کر اُس شئ کو حاصل کرے۔

(۴) قَالَ النَّبِیُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰه وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰه (مشکوٰۃ)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب تو مانگے تو اللہ ہی سے مانگ اور جب تو مدد چاہے تو اللہ ہی سے مدد حاصل کر۔''

(۵) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِکِیْنَ وَحَتّٰی یَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیِ الْاَوْثَانَ (مشکوٰۃ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ کئی قومیں میری امت میں سے مشرکین میں نہیں مل جائیں گی اور یہاں تک کہ کئی قومیں میری امت میں بتوں کو پوجنے لگ جائیں گی''۔

اوثان کی تحقیق

اوثان جمع وثن کی جس کے معانی مندرجہ ذیل ہیں:

تھان جیسے قبر، شجر، چلہ، چبوترہ، طاق، تعزیہ، لحد، لکڑی، نشان، مکان، چھڑی، مہندی، جھنڈا، الاؤ، پیروں کے بیٹھنے کی جگہ وغیرہ۔

پانچویں فصل

اسی کی تائید میں چند اقوال ائمہ عظام اور علمائے کرام سے یہاں نقل کئے جاتے ہیں:

(۱) امام ابو حنیفہؒ کا قول:

یہ بات کسی کیلئے درست نہیں ہے کہ اللہ سے دعا مانگے کسی اور کے وسیلہ سے بلکہ چاہئے کہ اللہ ہی کے نام اور اس کی صفات کے ساتھ وسیلہ پکڑے اور یہ بھی نہ کہے کہ مانگتا ہوں میں تجھ سے یا اللہ بحق فلاں وفلاں۔

راہِ اعتدال

وسیلہ کے سلسلہ میں علماء کرام کے درمیان اختلاف ہے۔ بعض وسیلہ کو مانتے ہیں اور بعض نہیں، اور دونوں کے دلائل بھی قوی ہیں۔ اسلئے باشعور دیندار کو چاہئے کہ تشدد کی راہ کو ترک کر کے راہِ اعتدال کو اختیار کرے اور اس مسئلہ میں سکوت ہی کو ترجیح دے، اور ہو سکے تو بجائے وسیلہ کے براہِ راست اللہ ہی سے اپنی مراد طلب کرے۔

(۲) مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

۱- مشرکینِ مکہ بتوں کو روحوں کی توجہ کا قبلہ سمجھتے تھے لیکن بعض مسلمان بجائے بتوں کے قبروں کو سمجھتے ہیں۔ (فوز الکبیر)

۲- انبیاء و اولیاء علیہم السلام ہمہ بندگانِ خدا اند دخلے و تصرفے در کارخانہ جات الٰہی ندارند نہ در حیات و نہ بعد ممات۔ (البلاغ المبین)

ترجمہ: تمام انبیاء و اولیاء سب کے سب خدا کے بندے ہیں، کائناتِ قدرت میں ان کا کوئی تصرف نہیں، نہ زندگی میں نہ موت کے بعد۔

(۳) حضرت شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

ازروئے آیت شریف اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ وحدیث اِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وازروئے اقوالِ ائمہ دین وعلماء کرام اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے مدد مانگنا، خواہ وہ نبی ہو یا ولی یا فرشتہ، حرام و ناجائز ہے۔

(۴) شاہ اسحٰق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

از صاحب قبر حاجت خود مثل طلب ولد وطلب رزق وکشف مصائب و بلا بالاستقلال یا بطریق مشارکت دانستہ یا متصرف در عالم پنداشتہ نماید موجب شرک وکفر ست (مأتہ مسائل)۔

ترجمہ: صاحب قبر سے اپنی حاجت مثلاً لڑکا مانگنا، رزق مانگنا اور اپنے اختیار سے یا خدا کے ساتھ شریک ٹھہرا کر مصائب وتکالیف کو دور کرنے کا عقیدہ رکھنا شرک اور کفر ہے۔

(۵) حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ کا ارشاد:

بلا کے دور ہونے کے واسطے غیر اللہ کو پکارنا اور نفع نقصان کا ان کو صاحب اختیار سمجھنا شرک ہے۔ (تفسیر عزیزی)

(۶) علامہ محمد طاہر صاحب حنفی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

قبور انبیاء اور اولیاء پر مدد چاہنے اور حاجت مانگنے کی نیت سے جانا کسی عالم اسلام کے نزدیک جائز نہیں۔ طلب حاجت اور استعانت صرف اللہ وحدہ لاشریک کا حق ہے۔ (مجمع البحار)

(۷) مولانا عیسیٰ ابن قاسم حنفی سندھی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

استعانت (یعنی مدد مانگنا) جائز نہیں ہے اہل قبور سے، یہی مذہب سب علماء کا ہے۔

(۸) مولانا قاضی ثناء اللہ صاحب حنفی پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

انبیاء اور اولیاء کی قبروں کو سجدہ کرنا، طواف کرنا، مُراداُن سے مانگنا، نذر اُن کے لئے قبول کرنا، یہ سب حرام ہے۔ (مالابدمنہ)

(۹) مولانا عبدالحئی صاحب حنفی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

ہر شخص کی پکار کو ہر جگہ سے ہر وقت سننا اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے، کسی مخلوق میں یہ صفت نہیں ہے، اللہ کے سوا کسی اور سے ایسا عقیدہ رکھنا شرک ہے۔ (فتاویٰ)

(۱۰) مولانا رشید احمد صاحب حنفی گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

استعانت واستمداد از اہل قبور بہر، نہج کہ باشد جائز نیست۔ (فتاویٰ)

ترجمہ: اہل قبور سے استعانت و مدد طلب کرنا چاہے جس طرح پر بھی ہو جائز نہیں۔

(۱۱) امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

حاجتیں مانگنے کی غرض سے اولیاء اور انبیاء کی قبروں کی زیارت کرنا، ان کو پکارنا اور گمان کرنا کہ انکی قبروں کے نزدیک دعا اور نماز زیادہ فضیلت رکھتی ہے، یہ کل کام شرک و بدعت ہیں۔ (تفسیر معارف)

(۱۲) علامہ فخر الدین رازی فقیہ و محدث رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

مشرکین نے بتوں کو نبیوں اور بزرگوں کی صورت پر تراشا اور یہ زعم و خیال کیا کہ جب ہم ان تصویروں کی تعظیم میں مشغول ہونگے تو یہ بزرگ اللہ تعالیٰ کے پاس ہماری سفارش کرینگے۔ اسکی نظیر ہمارے زمانے میں بڑی خلقت کا بزرگوں کی قبروں کی تعظیم میں مشغول ہونا ہے اس اعتقاد پر کہ ہم ان کی قبروں کی تعظیم کرینگے تو یہ اللہ کے یہاں ہمارے شفیع ہونگے۔

(۱۳) علامہ محمد بن اسمٰعیل صاحب یمنی محدث رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

ساری دُعائیں اللہ سے مانگو، مصیبتوں میں اللہ ہی کو پکارو۔ قربانی، عبادات مالی و بدنی، رکوع و سجود اور طواف اللہ ہی کے لئے ہو۔ جو کوئی یہ کام مخلوق کے ساتھ کریگا، چاہے وہ زندہ ہو یا مردہ، نبی ہو یا ولی، جن ہو یا فرشتہ، قبر ہو یا درخت؛ پس شرک کیا اس نے عبادت میں جو اللہ ہی کے واسطے خاص ہے، اگرچہ وہ یہ اقرار کرتا ہو کہ اللہ ایک ہے۔ (تطہیر اعتقاد)

(۱۴) سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال:

۱- اپنے دلوں کو غیر اللہ سے پاک و صاف کرو، اس کے سوا نفع و نقصان کی توقع کسی دوسرے سے نہ رکھو۔

۲- جو شخص غیر اللہ سے نفع و نقصان کی امید رکھے وہ اللہ تعالیٰ کا عابد نہیں بلکہ وہ اُس کا بندہ ہے جس سے یہ توقع رکھتا ہے۔ (الفتح الربانی)

۳- اپنی کل حاجتوں کو خدا پر چھوڑ دو، تمام خلقت سے منھ پھیر کر اللہ کی طرف جھک جاؤ۔ (فتح الغیب)

(۱۵) حضرت شیخ سعدی بزبانِ روحانی اشعار فرماتے ہیں:

دل اندر صمد باید اے دوست بست | کہ عاجز تر است از صمد ہر کہ ہست
نداریم غیر از تو فریاد رس | توئی عاصیاں را خطا بخش و بس

ترجمہ: اے دوست دل کو اللہ احد الصمد کی ذات سے مربوط کردو، کہ جو کچھ بھی اس کے سوا ہے وہ ہیچ اور عاجز ہے۔

تیرے علاوہ ہمارا کوئی اور فریادرس نہیں، صرف تو ہی گناہگاروں کی خطا بخشتا ہے۔

(۱۶) حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

در بلا یاری مخواہ از ہیچ کس | زانکہ نبود جز خدا فریاد رس
غیر حق را ہرکہ خواند اے پسر | کیست در دنیا ازو گمراہ تر

ترجمہ: مصیبت میں کسی سے بھی فریاد مت کر اے فرزند، اسلئے کہ خدا کے سوا دنیا میں کوئی دوسرا فریادرس نہیں۔

اے فرزند خدا کے علاوہ جو کوئی کسی اور کو پکارے تو اس سے زیادہ گمراہ اور کون ہوسکتا ہے۔

(۱۷) دنیائے روحانیت کے فرمارواں مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

از کسے دیگر چہ میخواہی مگر | حق زودان مفلس آمد اے پسر
رزق از وے خواہ مخواہ از غیر آد | اب ازیم جومجو از خشک جو

ترجمہ: اللہ کے علاوہ کسی اور سے چاہے کتنی ہی فریاد کرلو، تاہم بیکسوں کو نوازنے والا صرف اللہ ہی ہے۔

بے آداب اور غلط طریقے سے بندہ سے رزق مانگنا جس کے ہاتھ میں ایک

خشک جو کی روٹی بھی نہیں خواہ مخواہ کی فضول کی بات ہے۔

(۱۸) ہاتف اسفہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

با تکے عشق و رزاز دل و جان تا بہ عین الیقین عیاں بنی

کہ یکے ہست و ہیچ نیست جزاو وَحْدَہٗ لَآ اِلٰـــہَ اِلَّا ھُـــوْ

ترجمہ: تجھ ہی سے دل و جان کی گہرائیوں سے عشق رکھتے ہیں جب تک کہ چشم یقین سے تیرا دیدار نہ ہو جائے کہ وہی اکیلا خدا ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں وہی وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے۔

قارئین کرام! حنفی مذہب کی معتبر کتاب فتاویٰ بزازیہ میں ہے کہ جو کوئی یہ اعتقاد رکھے کہ بزرگوں کی روحیں ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں، وہ کافر ہے۔ ''مجالس ابرار'' و دیگر کتب حنفیہ میں ہے کہ مُردوں سے مدد کا مانگنا حرام ہے۔

باب دوم

(دوسرا طریقہ) توحید کا سبق تصویری تعلیم (یعنی اوقات) سے

سب سے بڑے درجہ والے لوگوں یعنی حضرات انبیاء کو خدا نے سخت مصائب و امتحانات میں مبتلا فرمایا اور ان کے بعد ان کے حالات ہم کو سنائے تا کہ ان کی زندگی میں انکے دیکھنے والوں اور وفات کے بعد سننے والوں کو یہ علم حاصل ہو کہ یہ لوگ باوجود اس قدر عزت اور عظمت کے خود سخت مصائب و امتحانات سے گذر رہے ہیں تو دوسروں کو کیا نفع پہنچا سکتے ہیں۔

پہلی فصل

حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حالاتِ زندگی سے توحید کا سبق

قرآن مجید میں ان کے حالات مذکور ہیں، جسکی تصویر ایک صالح انسان نے نظم میں اس طرح پیش کی ہے۔

یاد کر آدم کو کیا کیا دکھ ہوا   فرقت حوا میں کیا صدمہ سہا   داغ پھر ہابیل کا ان کو ملا
۱ غم سے خالی تھا نہ جب تک دم رہا   چشم گویا ابر دریا بار ہے

نوح کی ایذا کروں میں کیا بیاں   تھرتھرا جائیں زمین و آسماں   کافروں کی مار سے اے مومناں
۲ ریزہ ریزہ ہوگئی تھیں ہڈیاں   جائے مرہم طعن بدگفتار ہے

سن چکا تو ذکر ابراہیم کا   آگ میں پھینکا تھا انکو بے خطا   ذبح اسمٰعیل کا پھر غم ہوا
۳ ہاتھ سے بیٹے کا کٹوایا گلا   حکم برداری سے برخوردار ہے

پھر ہوئے یعقوب رنج و غم کا صید   بھائیوں نے جب کیا یوسف پہ کید   روتے روتے ہوگئیں آنکھیں سپید
۴ اور کیا یوسف کو بھی زنداں میں قید   تہمت اور رسوائی کا بازار ہے

باپ یوسف کو ابھی بھولا نہ تھا   بن یامین کا ایک اور صدمہ ہوا   ہوگئے مضطر کہا وا حسرتا
۵ صبر دے مولا یہ سخت آئی بلا   اب زمانہ درپئے آزار ہے

ہے بہت ایوب کا مشہور حال   گر پڑی تھی سب بدن کی گل کے کھال   ہوگئیں آنکھیں تباہ اولاد مال
۶ آپ تھے ایسی بلا میں چند سال   مستحق رحم وہ بیمار ہے

زکریا کے سر پہ بھی آرہ چلا   اور کٹا یحیٰی کا خنجر سے گلا   خاک میں ذی الکفل کا پھر خون ملا
مومنو مشہور ہے یونس کا غم   قوم نے ان کی دیا رنج و الم   شہر سے باہر نکالا باستم
۷ کھاگئی مچھلی مگر مارا نہ دم   دل میں ڈر ہے لب پہ استغفار ہے

بعد موسیٰ کے ہوئے عیسیٰ نبی   ہوگئے ان کے یہودی مدعی   سالہا جنگ و جدال انسے رہی
بعد عیسیٰ کے نبی آخرالزماں   تھے سدا کفار سے زحمت کشاں   ہاں مگر دنیا نہیں جائے اماں
۸ دوستوں کا ہے مقامِ امتحاں   ہر چمن میں پاس گل کے خار ہے

ایک دانشور یہود کا قول

کیا یہ سیدھے اور سچے حالات دنیا کی رہنمائی کیلئے روزِ روشن کی طرح عیاں نہیں، جن سے لوگ توحید کی تصویری تعلیم حاصل کرسکیں اور اچھی طرح صاف صاف جان سکیں کہ:

وہ مالک ہے سب آگے اس کے لاچار   نہیں ہے کوئی اس کے گھر کا مختار

دوسری فصل

حضرت سید الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ زندگی جو دنیا کی رہنمائی کیلئے عدم قدرتِ کاملہ اور عدمِ علم غیب کی تعلیم دینے کے سلسلہ میں ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔

عدم قدرتِ کاملہ کی تصویری تعلیم

(۱) ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ آپ چند صحابہ کرام کو میرے ساتھ کردیں وہ ہمارے یہاں دین کی تبلیغ کریں اور اگر میری قوم مسلمان ہوگئی تو میں بھی ہوجاؤں گا۔ حضورؐ نے ستر (۷۰) جلیل القدر قاریٔ قرآن اس کے ہمراہ کردیئے، جو سب کے سب دھوکے سے راستہ ہی میں شہید کردیئے گئے، جس پر حضورؐ کو حد درجہ رنج اور ملال ہوا اور ایک ماہ تک قاتلین پر بددعا فرماتے رہے۔ (صحیح بخاری)

(۲) صحیح بخاری و مسلم میں حدیث ہے کہ نبی اکرمؐ نے صاف صاف فرما دیا تھا کہ لوگ اپنے جھگڑے میرے پاس لاتے ہیں، ان میں بعض چرب زبان ہوتے ہیں، میں جیسا کچھ سنتا ہوں ویسا ہی فیصلہ دیتا ہوں، اس کو چاہئے کہ اپنے بھائی کا حق نہ لے وہ آگ کا ٹکڑا ہے جس کا فیصلہ میں نے کیا ہے۔ (متفق علیہ)

(۳) ایک یہودی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے میں زہر دے دیا جس سے چند صحابہ کرام فوت ہو گئے۔ نبی اکرمؐ نے ایک ہی لقمہ کھایا تھا جس سے اخیر عمر تک تکلیف رہی۔ انتقال فرماتے وقت بھی زہر نے اپنا اثر دکھلایا۔ (مشکوٰۃ، ابوداؤد، دارمی)

(۴) حضرت عائشہ صدیقہؓ پر لوگوں نے تہمت لگائی، آپ بہت سخت پریشان خاطر رہے۔ حقیقت الامر آپ پر منکشف نہ ہوئی، کامل ایک ماہ بعد بذریعہ وحی خدا نے آپ کو بتلایا کہ عائشہ صدیقہؓ اس تہمت سے پاک ہیں اور منافق جھوٹے ہیں۔ (قرآن مجید و صحیح بخاری)

(۵) زمانہ نبوی میں چند لڑکیاں گا رہی تھیں، ایک بولی ہم میں ایک نبی ہے جو جانتا ہے کہ کل کیا ہوگا۔ آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے ان سے فرمایا ایسا مت کہو، کل کی بات سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔ (بخاری)

(۶) مدینہ منورہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ لوگ کھجور کے درخت کی تابیر کرتے ہیں، یعنی نر کھجور کے تخم دار خوشے مادہ کھجوروں میں پیوست کرتے ہیں، تو آپؐ نے فرمایا اگر ایسا نہ کرو تو بہتر ہے۔ انہوں نے تابیر کرنی چھوڑ دی تو دوسرے سال پھلوں میں نقصان ہو گیا۔ اس امر کا ذکر آپؐ سے کیا گیا تو آپؐ

نے فرمایا میں بشر ہوں، دینی حکم جو تم کو دوں اسے لے لو اور اگر اپنی رائے سے کچھ کہوں تو میں بشر ہوں۔ (صحیح مسلم)

کتب احادیث سے اس قسم کے حالات اور بھی ملتے ہیں جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عدم علم غیب کی وضاحت ہوتی ہے۔

تیسری فصل

کفارِ مکہ نے مسلمانوں کو تکلیف دینے میں کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھا تھا۔ مشکیں باندھ کر خوب مارتے، پھر دوپہر کی تیز دھوپ میں جلتی ریت پر بھوکا پیاسا کبھی اوندھا اور کبھی سیدھا لٹا دیتے۔ بڑے بڑے بھاری پتھر چھاتی پر رکھ دیتے جن کے بوجھ سے زبان باہر نکل پڑتی، جس کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ ان میں کئی مسلمان سخت اذیتوں سے شہید کئے گئے۔

علیٰ ہذا القیاس مسلمان عورتوں پر بھی بڑے بڑے ظلم کئے گئے جن کے تصور سے روح کانپتی ہے۔

خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروقؓ کا عین حالت نماز میں شہید ہونے کا روح فرسا سانحہ، حضرت ذوالنورین عثمان بن عفانؓ جیسی معصوم ہستی کا محصور کیا جانا، ان پر آب ودانہ تک بند کیا جانا، بالآخر دیواریں پھاند کر باغیوں کا مکان میں گھس کر تلاوت قرآن کرتے ہوئے امیر المومنین کو شہید کر ڈالنا، اسی طرح حضرت علی مرتضیٰؓ کا بیخبری میں شہید ہونا، یہ کل واقعات کچھ کم سبق آموز نہیں

تقاضائے حکمتِ الٰہی نے امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہم کو بھی دنیا کے سامنے توحید کی تصویری تعلیم کے معلم بنا کر ظاہر فرمایا تھا۔ بوجہ ملکی اغراض کے ادھر تو دشمنوں نے مظلوم امام حسنؓ کو زہر دلوادیا ہے اُدھر امام حسینؓ میدانِ کربلا میں دشمنوں کے بیچ گھرے ہوئے ہیں۔ دریائے فرات آنکھوں کے سامنے بہہ رہا ہے، دشمن کے گھوڑے، گدھے، اونٹ اور خچر تک اس سے سیراب ہورہے ہیں مگر امام مظلوم کا سارا کنبہ تین روز سے پیاسا ہے، آپ کے ننھے منے بچے پانی کی ایک ایک بوند کو ترس رہے ہیں۔ وہ اپنے بھائی، بیٹے، بھتیجے، بھانجے کے بازو تلوار سے کٹتے، انکے کلیجے برچھیوں سے چھدتے، ان کے مبارک جسم تیروں سے چھلنی ہوتے دیکھتے ہیں۔ پانی کی بندش میں بچے کو پیش کر کے مخالفوں کو رحم دلاتے ہیں کہ ہم نے تمہارا کچھ بگاڑا ہوگا، اس بچے نے کیا بگاڑا ہے؟ ہائے افسوس چھ مہینے کا شیر خوار بچہ ایک بے رحم کا تیر کھا کر باپ کی گود میں آخری سانس توڑ رہا ہے۔ چھوٹے بڑے سب کام آچکے ہیں، بچہ بھی کچھ دم کا مہمان ہے۔ سب کے بعد اپنی باری ہے۔ پھر اہل بیت اللہ کی کشتی کا خدا کے سوا کوئی ناخدا نظر نہیں آتا۔

میرے دوستو! ان دونوں شہادتوں سے جو نتیجہ نکلتا ہے وہ بالکل روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو خدا نے علمِ غیب نہیں دیا تھا اور دیکھو علمِ غیب کی صفت اس بندۂ خدا میں نہیں تھی، ورنہ بے خبری میں زہر نہ کھاتے۔ اللہ نے حضرت حسینؓ کو عدم قدرت کے لئے تصویر بنایا، کیونکہ قدرت کاملہ وہ ہے جو کسی دشمن سے نہ دبے۔ وہ اگر خدا کے سوا کسی اور میں ہوسکتی تو امام

حسینؓ اپنے دشمن کے مقابلے میں کبھی عاجز نہ ہوتے۔ مقصود ان تصویروں سے یہ بتلانا ہے۔

ہست سلطانی مسلم مرورا نیست کس راز ہرہ چوں و چرا

اوست سلطان ہر چہ خواہد آں کند عالمے رادر دمے ویراں کند

ترجمہ: خدا کے سوا کسی کے پاس قدرت وطاقت نہیں، کسی کو اس کے آگے چوں وچرا کی گنجائش نہیں، وہی بادشاہ قادرِ مطلق ہے جو چاہتا ہے تصرف کرتا ہے، وہ دنیا کو ایک دم میں ویران کر سکتا ہے۔

افسوس ہے...... بعض مسلمانوں نے جو اس سے نتیجہ نکالا وہ وہی ہے جو عیسائیوں نے نکالا تھا اور حسب روایت انجیل حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صلیبی موت سے حاصل کیا تھا۔ ان کو تو خدا تعالیٰ نے تعلیمی تصویر بنا کر دکھایا تھا کہ اس تصویر کو دیکھو، بزبانِ حال کہہ رہی ہے کہ نہ مجھ میں علم غیب ہے نہ قدرت

پناہِ بلندی و پستی توئی ہمہ نیستند آنچہ ہستی توئی

ترجمہ: بلندی وپستی کی پناہ گاہ تو ہی ہے، تیرے آگے تمام مخلوقات ہیچ ہیں۔

قارئین کرام! کیا یہ الٹا نتیجہ نہیں ہے کہ جس ذات کو خدا نے تعلیمی تصویر بنا کر توحید کا سبق دنیا کو دیا تھا عیسائی قوم اسی کو معبود بنا بیٹھی بلکہ اس کی صلیب تک کو پوجنے لگے۔

عیسائیوں میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ السلام کا واقعہ اور مسلمانوں میں حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے واقعات کو پیش کرنے کا مقصد

اسی نتیجہ کو نکالنا تھا:

مُلوک اور سلاطین کشور کشا سب | پیغمبر نبی خلق کے رہنما سب
بزرگانِ دین صاحب اہتدا سب | امیر اہل ثروت سخی اغنیا سب
فرشتے جو کہلاتے سبوحیان ہیں | وہاں سب کے سب عاجز و ناتواں ہیں

چونکہ عیسائیوں نے اس واقعہ سے الٹا نتیجہ نکالا تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے اپنے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے منادی کرادی: لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ۔

''بلاشبہ وہ لوگ کافر ہو گئے جنہوں نے کہا کہ خدا تو درحقیقت مسیح ابن مریم ہیں۔''

اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو صاف کھلے لفظوں میں ہدایت فرمادی: لَا تُطْرُوْنِىْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى عِيْسٰى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ، جس کا ترجمہ مولانا حالی نے خوب کیا ہے:

نصاریٰ نے جس طرح کھایا ہے دھوکا | کہ سمجھے ہیں عیسیٰ کو بیٹا خدا کا
مجھے تم سمجھنا نہ زنہار ایسا | میری حد سے رتبہ بڑھانا نہ میرا
سب انسان ہیں واں جس طرح سرفگندہ | اسی طرح میں بھی ہوں ایک اس کا بندہ
میری قبر کو تم نہ مسجد بنانا | نہ تربت پہ میری کبھی سر جھکانا
میری منزلت سے نہ مجھ کو بڑھانا | خدا سے نہ ہرگز کہیں جا بھڑانا

کہ مجھ میں نہیں کوئی شانِ خدائی
بشر ہوں تمہاری طرح ایک میں بھی

باب سوم

خدا کے سوا کسی بھی مخلوق کی رضا وخوشنودی حاصل کرنے کیلئے نذر و نیاز کرنا منت وغیرہ کرنا حرام ہے، خواہ وہ نبی ہو یا ولی، امام ہو یا شہید، جن ہو یا فرشتہ، غوث ہو یا قطب۔

نذر اور منت ماننے کا طریقہ

جب کسی شخص کو نذر یا منت ماننی ہو تو اس طرح کہے: خدایا میرا یہ کام ہو گیا تو دس فقیروں کو کھانا کھلاؤں گا...... یا فلاں کام تیری راہ کا کردوں گا وغیرہ وغیرہ۔

پہلی فصل

(۱) اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے کلامِ مقدس میں صاف فرما دیا ہے: وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ، یعنی جو چیز اللہ کے سوا غیر کے نام سے پکاری جائے وہ قطعی حرام ہے۔

(۲) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اور ہر مسلمان ہر نماز میں پڑھتا ہے: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ، یعنی تمام بدنی اور مالی عبادتوں کے لائق ایک اکیلے اللہ کی ذات ہے۔ (بخاری ومسلم)

(۳) فقہ حنفیہ کی معتبر کتاب بحر الرائق میں ہے کہ: نذر عبادت ہے اور عبادت کے لائق مخلوق نہیں، اگر نذر ماننے والے کا خیال یہ ہے کہ میت کو اختیارات حاصل ہیں تو یہ عقیدہ صریحاً کفر ہے۔

(۴) غیر اللہ کی منت ماننا شرک ہے اور اس چیز کا کھانا حرام ہے۔ (بہشتی زیور)

(۵) نذرِ مخلوق حرام ہے، اس پر فقہاء کا اجماع ہے۔ (فتاویٰ خیریہ حنفیہ)

(۶) جو نذریں اموات کے واسطے ہوں از روئے تقرب کے، وہ باطل ہے۔

(درمختار، عالمگیری)

(۷) جس جانور پر غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو، ذبیحہ اس کا حرام ہے، اگرچہ بسم اللہ پڑھ کر ذبح کیا جائے۔

(۸) غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنے والا بعض کے نزدیک گنہگار ہے اور بعض کے نزدیک کافر ہے۔ (درمختار)

(۹) غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا یا غیر اللہ کی نذر و منت ماننا شرک ہے۔ (تفسیر عزیزی شاہ عبدالعزیز)

(۱۰) رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: لعنت کرے اللہ تعالیٰ اس شخص پر جو خدا کے سوا اور کی تعظیم میں جانور ذبح کرے۔ (مشکوٰۃ)

دوسری فصل

ڈھول تاشے، نوبت، نقارے، گاجے، باجے کل حرام ہیں۔

(۱) حدیث شریف میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے مجھے اللہ تعالیٰ نے عالم کل کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ میں مزامیر (بانسری اور گانے بجانے کے آلات) وغیرہ کو مٹا دوں۔ (مسند احمد)

(۲) حدیث شریف میں ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بانسری کی آواز سنی تو اپنے کانوں میں انگلی رکھ لی اور راستہ سے ہٹ گئے اور فرمایا کہ میں نبی کریمؐ کے ساتھ تھا تو آپ نے ایسا ہی کیا تھا۔ (تلبیس ابلیس مشکوٰۃ)

(۳) حدیث نبوی میں ہے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: بیشک میرے رب نے حرام کیا ہے مجھ پر شراب، قمار اور قنبیر یعنی ڈھولک، طنبورہ، نوبت، نقارہ وغیرہ۔ (بیہقی)

(۴) حدیث رسول ہے اگر سارے قافلہ میں کسی ایک جانور کے گلے میں گھنٹی ہو تو رحمت کے فرشتے اس جماعت سے الگ رہتے ہیں۔ (مسلم)

یعنی گھنٹی کو محافظ ماننا حرام ہے۔ لیکن اگر بغیر کسی عقیدہ کے سگنل کے طور پر اس کو استعمال کیا جائے تو حرام نہیں ہے۔

(۵) حدیث پاک میں ہے امتِ محمدیہ میں بھی ایسا ہونے والا ہے کہ لوگوں کی صورتیں بدل جائیں گی اور زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے، ان پر پتھر برسائے جائیں گے جبکہ ان میں باجے گاجے، کھیل تماشے، شراب نوشی اعلانیہ ہو جائے گی۔ (ترمذی)

(۶) حضرت امام ابوبکر طوسیؒ فرماتے ہیں ''کل باجے (ڈھولکی وغیرہ) زندیقوں (بے دینوں) نے نکالے ہیں، تاکہ وہ مسلمانوں کو خدا کی کتاب سے باز رکھیں۔'' (مطرقۃ الاسلام)

(۷) مولانا شاہ عبدالعزیز صاحبؒ فرماتے ہیں، ''جس نے مباح کیا تھا باجے کو وہ فاسق ہے۔'' (فتاویٰ عزیزی)

(۸) حنفی عقیدے کی معتبر کتب ''حقائق، بحرالرائق، فتاوی، حمادیہ، جواہر الفتاوی، محیط، نہایہ اور درمختار'' میں ہے کہ گانا، تالیاں بجانا، سارنگی، طنبورہ، ستار، بربط، ڈھولک وغیرہ بجانا یا سننا حرام ہے۔

(۹) حدیث میں آتا ہے کہ گانا دل میں نفاق کو اس طرح پیدا کرتا ہے جیسے پانی کھیتی کو۔ (بیہقی مشکوٰۃ)

(۱۰) حدیث میں ہے کہ نوحہ خوانی، سینہ کوبی، بالوں کو نوچنا، کپڑے پھاڑنا، منہ پیٹنا، شور شیون کرکے، مردوں کے اوصاف بیان کرنا، سب حرام اور کفر کی علامت ہیں۔ (بخاری و مسلم)

ایسا کرنے والوں کو قیامت کے دن گندھک کے کپڑے پہنا کر دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ (مسلم)

جو شخص ایسے بین بکا و ماتم کو کان لگا کر سنے وہ بھی مردود ہے۔ (ابوداؤ)

اگر بس چلے تو ایسا کرنے والوں کے منہ میں مٹی بھر دو۔ (بخاری و مسلم)

(۱۱) حدیث کہتی ہے کہ آخر زمانے میں ایک قوم اس امت میں بندر اور سور بن جائے گی، اگرچہ وہ نماز روزہ بھی کرتی ہوگی مگر ساتھ ہی گانے بجانے کا مشغلہ اختیار کیا ہوگا۔ (مسند ابن ابی الدنیا)

(۱۲) حدیث کا بیان ہے کہ خداوند عالم گانے والے کے دونوں کندھوں پر دو شیطان مقرر کرتا ہے جو اس کو لاتوں سے مارتے ہیں یہاں تک کہ وہ خاموش ہو جائے۔

(۱۳) حدیث میں ذکر ہے کہ مبالغہ آمیز اور جھوٹے اشعار یاد کرنے سے بہتر

یہ ہے کہ آدمی گندگی سے اپنا پیٹ بھر لے۔ (مسلم)

(۱۴) حنفی عقیدے کی معتبر کتب درمختار، ہدایہ، عالمگیری میں ہے گانا اللہ کے نزدیک شرک ہے۔ پہلا گانے والا شیطان ہے۔ گانے بجانے سے لذت اٹھانا کفر ہے اور اس کو حرام کے بجائے حلال ہونے کا عقیدہ رکھنے والا کافر ہو جائیگا۔

تیسری فصل

نبی اکرمؐ کا ارشاد گنبدوں اور مزاروں کے بارے میں:

احادیث

(۱) اَنْ لَّا تَدَعَ تَبْراً مُشَرَّفًا اِلَّا سَوَّیْتَہٗ (مسلم، مشکوٰۃ)

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ جہاں کہیں بھی اونچی یا عمارت والی قبر دیکھو اس کو زمین کے برابر کر دو۔

تشریح

یعنی قبروں کو زمین سے تھوڑا سا اونچا رکھا جائے، کیونکہ زیادہ اونچی کرنے کی صورت کو حضورؐ نے منع فرمایا ہے۔ یہ آپؐ کا حکم ہے، اس پر بغیر کسی تاویل کے عمل کرنا چاہئے۔

(۲) كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنَازَةٍ نَقَالَ اَيُّكُمْ

يَنْطَلِقُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَا يَدَعُ مِنْهَا وَثَنًا اِلَّا كَسَرَهٗ وَلَا قَبْرًا اِلَّا سَوَّاهُ وَلَا صُوْرَةً اِلَّا تَطْخَهَا فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهُ اَفْعَلُ فَرَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا اَدَعُ قَبْرًا اِلَّا سَوَّيْتُهٗ وَلَا صُوْرَةً اِلَّا لَطَخْتُهَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ اِلٰى صَنْعَةِ شَيْءٍ مِنْ هٰذَا فَقَدْ كَفَرَ بِمَآ اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مسند احمد)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر فرمایا تم میں کوئی ایسا ہے جو مدینہ جائے اور تمام بتوں کو پامال کردے، تمام تصویروں کو مٹا دے اور تمام اونچی قبروں کو زمین کے برابر کردے۔ ایک شخص نے کہا میں جاتا ہوں یا رسول اللہؐ۔ چنانچہ وہ جاتا ہے اور واپس آ کر کہتا ہے یا رسول اللہ میں نے کسی قبر کو بغیر برابر کئے نہیں چھوڑا اور کسی تصویر کو مٹائے بغیر نہیں چھوڑا۔ پھر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اب جو شخص ان کاموں میں سے کسی کام کو پھر کرے گا وہ میرے ساتھ اور خدا کی کتاب کے ساتھ کفر کرے گا۔

(۳) لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لعنت ہو اللہ یہود اور نصاریٰ پر کہ انہوں نے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیا۔

(۴) لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اور قبرستان کے اندر مسجد بنانے والوں پر اور قبروں کے اوپر چراغاں کرنے والوں پر۔

(۵) اَلَا وَاِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَانُوْا اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِهِمْ وَصَالِحِیْهِمْ مَسَاجِدَ اَفَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے لوگوں نے اپنے نبیوں اور صالح لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا، خبردار تم قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنالینا، میں تم کو اس کام سے منع کرتا ہوں۔

(۶) نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ یُبْنٰی عَلَیْهِ وَاَنْ یُّقْعَدَ عَلَیْهِ (مسلم)

ترجمہ: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمادی قبروں کو پکا بنانے، ان پر عمارت بنانے اور ان پر بیٹھنے سے۔

(۷) لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا (مشکوٰۃ)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ''میری قبر کو عید گاہ مت بنانا''۔

(۸) اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثْنًا یُّعْبَدُ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: آپؐ نے فرمایا: یا اللہ میری قبر کو بت نہ بنائیو جس کو پوجا جائے۔

چوتھی فصل

ائمہ کرام اور علمائے کرام کے فتوے گنبدوں اور مقبروں کے بارے میں

(۱) **فتویٰ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ:** ''قبر پختہ نہ بنائی جائے، مٹی سے لیپی بھی نہ جائے، نہ اس پر عمارت کھڑی کی جائے۔'' (قاضی خان)

''منع ہے قبر کے پاس مسجد بنانا، نشان بنانا، زینت کرنا۔'' (کبیری)

(۲) **فتویٰ ملا علی قاریؒ:** یہ حنفی مذہب کے ایک مسلّم امام ہیں۔ اپنی کتاب مرقاۃ میں لکھتے ہیں کہ قبر پر جو عمارت ہو اس کو نکال دینا چاہیئے اور اگر خدانخواستہ مسجد ہو تو اس کو استعمال میں نہ لایا جائے، کیونکہ بحوالہ حدیث قبروں کے درمیان جو مسجد ہوگی اس میں نماز نہیں ہوگی۔

(۳) **فتویٰ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ:** گنبدوں کو ہٹا دینا سنت ہے، ان کو بلند کرنا یہود و نصاریٰ کا فعل ہے۔ (اقتضاء الصراط المستقیم، جلد ا صفحہ ۲۲۱)

(۴) **فتویٰ علامہ ابو القاسم حنفی سمرقندی:** قبر کو اونچا کرنا اور اس پر

عمارت بنانا حرام ہے۔ (عقد الا آلی)

(۵) فتویٰ حضرت عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ: قبر پختہ بنانا حرام ہے، قبر پر گنبد بنانا حرام ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

(۶) فتویٰ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ: قبروں پر سے خلافِ شریعت امور کا دور کرنا واجب ہے اور اس کا انہدام لازم ہے، گنبدوں کا ہٹانا بھی ضروری ہے۔

(جلاء العینین ص۲۷۲)

قرآن میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ٥

ترجمہ: اے ایمان والو! شراب، جوا اور ہر وہ چیز جس کی عبادت خدا کے سوا کی جائے اور پانسے نجس اور شیطانی کام ہیں، ان سے بچو تا کہ تمہاری نجات ہو۔

خاتمہ

ہماری اخلاقی و اقتصادی، دینی و دنیوی تباہی و بربادی اور ہر جگہ ہر کام کی خرابی و بدانجامی کا سب سے بڑا سبب یہی خرافات و شرکیات، ارواح پرستی، جھنڈے، تعزیے، خلافِ شرع منتیں، نذریں، مشرکانہ افعال، حرکات، خیالات، غناء، سماع، اچھل کود کی محفلیں، رقص و سرود کے جلسے، مجرے، غرض طرح طرح

کے شرک اور قسم قسم کی بدعتیں ہیں۔ ان سب خرافات کے ہلاک کرنے والے اثرات سے خود کو، اپنی اولاد کو، اپنے خاندان کو، حتیٰ کہ ناواقف اور بے علم مسلمانوں کو بچانا چاہیں تو قرآن شریف اور حدیثِ رسول اللہ کو ترجمہ سے پڑھیں اور پڑھائیں، سنیں اور سنائیں، ورنہ ایمان سے محروم ہوجائیں گے۔

قرآن مقدس کہتا ہے:

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ؕ

ترجمہ: کتنی ایسی بستیاں گذر چکی ہیں جنھوں نے امرِ الٰہی اور فرمانِ نبوت سے سرکشی کی اور وہ اسی جرم کی پاداش میں برباد کر دی گئیں۔

شرک کرنے والے کی مثال

شرک کرنے والے کی مثال لکڑی کی اس کڑی کی سی ہے جس میں دیمک لگ جائے اور وہ اندر ہی اندر لکڑی کو کھا جائے۔ اوپر سے تو رنگ و روغن سے خوب جگمگاتی نظر آئے مگر اندر سے بالکل کھوکھلی ہو۔

اسی طرح شرک ایمان کو کھا جاتا ہے۔

جب پڑے مشکل خدا ہی کو پکار ہر مصیبت میں وہی ہوتا ہے یار

وہ کہے تو باغ ہوجاتی ہے نار نرد بان بام و صلش کرد دار

فضل اس کا ہر طرح درکار ہے

اس نے آدم کی کری توبہ قبول تا خلافت اور نبوت ہو حصول
جب ہوئے نوح بنی خاطر ملول دی اماں ان کو ڈبائے سب جہول
یہ حدیث اور آیت اخبار ہے

جب خلیل اس کو پکارے بے قرار آگ کو ان پر کیا باغ و بہار
جب ہوئے سختی میں عیسٰی دلفگار لے گیا گردوں پہ ان کو جوں شرار
آسماں پر اب وہ خوش کردار ہے

دی ذبیح اللہ کو اس نے اماں قصۂ یوسف بھی ہے سب پر عیاں
بادشاہی ان کو بخشی بے گماں کھودیا ان سے غلامی کا نشاں
دل میں سوچو یہ اسی کا کار ہے

جب ہوئے ایوب غم میں مبتلا نیش نے کیڑوں کو بے طاقت کیا
تب پکارے اس کو یارب دے شفا آن میں ان کو کیا چنگا بھلا
ایسی تکلیفوں میں اللہ یار ہے

دی انگوٹھی جب سلیمان نے گنوا سلطنت پر ان کی جن قابض ہوا
تب ہوئے نالاں بدرگاہِ خدا دی خدا نے سلطنت ان کو دلا
جانتا اس کو ہر ایک ہوشیار ہے

پیٹ سے مچھلی کے یونس کو نجات دی اسی نے ہے کریم اسکی صفات
قوم بھی کردی مسلماں انکے ساتھ ہیں وہ بے تعداد بس اس کی صفات
کیا لکھے خامہ یہ بے مقدار ہے

ہود کو جب عاد نے عاجز کیا تند آندھی سے دیا ان کو اڑا
لوطیوں کو لوط سے کرکے جدا شہر ان کا زیر و بالا کردیا
اس طرح کا قادر و جبار ہے

ایسا مالک چھوڑ کر کیوں روز و شب مدعا قبروں سے کرتا ہے طلب
پیروں ولیوں کو پکڑ لینا سبب ہے سراسر برخلافِ شانِ رب
حق کے گھر کا کیا کوئی مختار ہے

بن گیا تو حاجتی مخلوق کا تو نے سمجھا غیر کو حاجت روا
رب کو چھوڑا بندہ کا بندہ ہوا کچھ تو شرما دل میں اے مردِ خدا
وہ رحیم اس شرک سے بیزار ہے

شرکیہ آلہ یعنی تعزیہ کی تردید در نظم

سچ بتا اے تعزیہ دار شہید کربلا
تیری رسم غیر اسلامی کا ہے مقصود کیا؟

تو نے سوچا بھی کبھی اے پیرو ابن علیؑ
کیا غلامانِ امامت کا طریقہ ہے یہی؟

اپنی ہستی کو کیا ہے تو نے وقفِ شور و شین
کیا یہی تھی تجھ کو تعلیم امام المشرقین؟

آخری دم تک رہا جو حامل صبر و رضا
کیا اسی کے واسطے ہے یہ تیری آہ و بکا؟

جس نے سارے خاندان کو کر دیا حق پر نثار
اے گریبان چاک! کیا تو ہے اسی کا سوگوار؟

مسکرا دیتا تھا جو دشمن کے ہر ایک وار پر
کیا اسی کے واسطے تو پیٹتا ہے اپنا سر؟

ننھے بچے کی شہادت پر نہ رویا جو کبھی
کیا اسی پر کر رہا ہے آج تو نوحہ گری؟

جو جواں بیٹے کو دیکھ کر صابر رہا
پڑھ رہا ہے آج تک کیا تو اسی کا مرثیہ؟

ظلم سہہ کر بھی کبھی جن بیبیوں نے اف نہ کی
کیا انھیں کے سوگ میں ہے آج یہ حالت تری؟

صبر سے جو دیکھتی تھیں ماہ پاروں کا لہو
نوحہ گر ہے کیا انھیں کا نام لے کر گو بہ گو؟

تین دن جن کو نہ پانی تک میسر آ سکا
کیا انھیں کے نام پر پیتا ہے شربت جا بجا؟

گاہ محوِ ساز، گہہ مصروف شور و شین ہے
تیری رسم تعزیت کیوں مجمع ضدین ہے؟

گو زبان سے خود کو کہتا ہے حسینی سوگوار
ہے مگر ہر فعل سے شانِ یزیدی آشکار

شرم کر اس تعزیہ داری پہ تجھ کو ناز ہے
بت شکن تھے ابنِ حیدرؓ اور تو بت ساز ہے

نظم توحید در تردید شرک

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم٥

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِيۡم اَمَّا بَعۡدُ

خدا فرما چکا ہے قرآن کے اندر — میرے محتاج ہیں پیر و پیمبر
نہیں طاقت سوا میرے کسی میں — کہ کام آوے تمہاری بیکسی میں
جو خود محتاج ہووے دوسرے کا — بھلا اس سے مدد کا مانگنا کیا
خدا سے اور بزرگوں سے بھی کہنا — یہی ہے شرک یارو اس سے بچنا
خبر قرآن میں ہے یہ محقق — نہ بخشے گا خدا مشرک کو مطلق
معاذ اللہ! جسے اس نے نہ بخشا — مقرر وہ جہنم میں پڑے گا
اگر قرآن کو سچ جانتے ہو — تو پھر تم منتیں کیوں مانتے ہو
تمہیں یہ طورِ بد کس نے سکھایا — محمدؐ نے کہاں ہے یہ بتایا
ہے شیطان دشمن اولادِ آدم — سکھاتا ہے وہی راہِ جہنم
کسی کو بت پرستی ہے سکھاتا — کسی کو ہے وہ قبروں پر جھکاتا
عرض اللہ سے دونوں کو روکا — بھلا کر راہ جا خندق میں جھونکا

مسلمانوں ذرا سوچو تو دل میں　　پھنسے ہو کس طرح تم آب و گل میں
بہت غفلت میں سوئے اب تو جاگو　　خدا کے ہوتے بندوں سے نہ مانگو
وہ مالک ہے سب آگے اس کے لاچار　　نہیں ہے کوئی اس کے گھر کا مختار
وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے　　جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے
بیانِ شرک سن کہتے ہیں مردک　　کہ منکر ہیں بزرگوں سے بلاشک
اے لوگو زباں اپنی کو روکو　　بزرگوں سے نہیں انکار ہم کو
خدا لعنت کرے اس روسیہ پر　　کہ جس کے دل میں ہو بغضِ پیمبرؐ
جسے ہو بغض آلِ مصطفیٰ کا　　خدا اس کو کرے دوزخ کا کُندا
جسے اصحابِؓ حضرتؐ سے ہو انکار　　رہے ہر دم خدا کی اس پہ پھٹکار
جسے کچھ بغض ہووے اولیاء سے　　ہمیشہ ابرِ لعنت اس پہ برسے
اب اتنا اور بھی سن رکھئے حضرت　　جو حق پر نا چلے اس پہ بھی لعنت
ہمارا کام سمجھانا ہے یارو　　اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو

تو اپنے حال میں کچھ سوچ خرم
زباں اب بند کرو اللہ اعلم

تبصرے

درسِ توحید کی نسبت بہت سے علماء کے تبصرے موصول ہوئے ہیں، جن میں سے چند علمائے کرام کے تبصرے درج کئے جاتے ہیں۔

از حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی

''درسِ توحید'' نامی رسالہ مصنفہ مولانا سراج الدین صاحب جودھپوری میری نظر سے گذرا۔ پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ ملت کی تمام روحانی قوتوں کا سرچشمہ توحید ہے اور مِلّتوں کی روحانی دق شرک ہے۔ آج کل جب کہ ''یہ امت روایات میں کھوگئی'' دائمی مہلک بیماریوں میں گرفتار ہے ''درس توحید'' کا رسالہ نسخۂ شفا ثابت ہوگا۔

اللہ تعالیٰ مصنف کو اجرِ عظیم اور عام مسلمانوں کو استفادہ کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین! اَللّٰھُمَّ آمین!!

(دستخط) (بندہ احتشام الحق تھانویؒ) ۵۶-۸-۱۲

از حضرت مولانا متین صاحب، خطیب دار العلوم کراچی

میں نے ''درسِ توحید'' مصنفہ ومرتبہ حافظ سراج الدین صاحب جودھپوری مطالعہ کیا۔ اس دور میں توحید کا وہ سبق جن کے لئے انبیائے کرام علیہم السلام دنیا

میں تشریف لاتے رہے اور جس کے علمبردار بن کر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام آتشِ نمرود کا مقابلہ کرنے کے لئے بے دھڑک کود پڑے، جس کی تکمیل نبی آخر الزماں علیہ التحیہ والتسلیم نے فرمائی اور جس سے انحراف کرنے کی وجہ سے بنی اسرائیل سے امامت کا منصب چھین کر بنی اسمٰعیل کو عطا کیا گیا، آج اس کے احیاء کی جتنی ضرورت ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ شرک ہی ایسی بیماری ہے جو انسان کو انسانیت کے درجہ سے گرا دیتی ہے۔

مصنف نے اس کتاب میں اسی احیائے توحید کی کوشش کی ہے، جس کے مطالعہ سے ایک حد تک توحید کا احیاء ہوگا۔ مجھے امید ہے کہ لوگ اس کو اپنے مطالعہ میں رکھیں گے۔ فقط والسلام

محمد متین الخطیب

دار العلوم کراچی ۱۶-۱۲-۷۵

از حضرت مولانا فیروز الدین صاحب روحی

بانی وصدر ادارۂ تبلیغ القرآن کراچی

’درسِ توحید‘ مؤلفہ مولانا حافظ سراج صاحب جودھپوری ناشر حکیم مولوی عبدالعزیز میمن شائع کردہ ادارۂ تصنیف بارنس اسٹریٹ کراچی، صفحات ۴۸، سائز خورد (پانچواں ایڈیشن)

اسلام سیدھا سادھا مذہب ہے۔ اس میں کوئی اینچ پینچ نہیں ہے، کیونکہ یہی دین فطرت ہے۔ اس کی بنیادی تعلیم توحید ہے۔ اسلام نے شرک کی جڑوں کو اکھاڑ پھینکا، لیکن آج اسلام کو اس کے نام نہاد ٹھیکیداروں (علماءِ سوء اور بدعتی پیروں) نے بری طرح بگاڑ دیا ہے، اس کی صورت مسخ کردی ہے۔ افسوس کہ اسلام کے نام پر شرک و بدعت کی گرم بازاری ہے اور ہٹ دھرمی۔ پھر لطف یہ کہ ان مشرکانہ اور بدعتانہ اعمال وافعال کے لئے قرآن وحدیث سے سند لانے کی سعیِ نامسعود کی جاتی ہے۔ فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَار۔

ان حالات سے متاثر ہوکر مولانا سراج الدین صاحب جودھپوری نے نہایت عام فہم الفاظ میں یہ رسالہ ''درسِ توحید'' ترتیب دیا ہے، جس میں توحید کی تعلیم ہے اور شرک و بدعت کو رد کیا گیا ہے۔ اندازِ بیان نہایت مؤثر اور دلکش ہے۔ ہر بات کی سند قرآن وحدیث اور اقوالِ فقہاء وصلحاء سے پیش کی گئی ہے۔ یہ رسالہ اس قابل ہے کہ اس کا ترجمہ ہر زبان میں ہو اور یہ کتاب مسلمانوں کے ہر گھر میں پہنچنی چاہئے۔ خدا مؤلف اور ناشر کو جزائے خیر دے۔ آمین!

(دستخط) فیروز الدین صاحب روحی

بانی وصدر ادارۂ تبلیغ القرآن کراچی

مکتبہ رحمت عالم کا قیام

ہندوستان کے صوبۂ بہار کی سرزمین اپنی زرخیزی کے ساتھ ساتھ مردم خیزی میں بھی مشہور ہے، خصوصاً علومِ اسلامیہ کے حوالہ سے اس کی آدم سازی پورے ملک میں معروف ہے۔ مگر ایک تلخ حقیقت یہ ہے کہ گذشتہ چند دہائیوں سے ملک کا یہ قیمتی خطہ دینی، اخلاقی، سماجی اور معاشرتی طور پر شدید زوال وانحطاط سے دوچار ہورہا ہے اور ہادیانِ قوم و وطن کی پاسبانی سے یکسر محروم ہوتا جارہا ہے، خصوصاً دیہی علاقوں کا تمدن واخلاق روز بروز زوال واضمحلال کا شکار ہوتا جارہا ہے۔ خطیبوں اور واعظوں کی شیریں بیانی کی مثالیں بے شمار ہیں، مگر مصلحین و مربیین کی اصلاح وتربیت کا کوئی ماحول نہیں۔ عوام کا بیشتر طبقہ غیر اسلامی رسم و رواج اور کلچر وتہذیب کی بخوشی تقلید کرر ہا ہے۔ ناگفتہ بہ احوال اور میڈیائی دنیا پر نظر کرتے ہوئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ عصر حاضر کے دینی تقاضوں کی تکمیل خصوصاً خطہ میں اسلامی تہذیب وثقافت اور دینی واخلاقی ماحول کو فروغ دیا جائے اور اخلاق وتہذیب کا چراغ جو ٹمٹمارہا ہے اس کی لَو کو تیز سے تیز تر کیا جائے۔ قلم وصحافت کا میدان اور تصنیف وتالیف کا شعبہ اس کی قیادت ونمائندگی کے لئے نہایت موثر اور اہم ہے۔ اس لئے خداوند کریم کی نصرت واعانت پر

اعتماد کرتے ہوئے مکتبہ رحمت عالم کو وجود میں لایا گیا ہے تاکہ اس راہ سے نوجوانانِ اسلام کو عربی زبان کی نادر مخطوطات وکتب کی ترجمانی کے ذریعہ اردو اور دیگر اہم زبانوں میں سہل اور آسان فہم اسلوب میں کتابیں فراہم کی جائیں تاکہ لوگوں کو دینی اور دنیوی کامیابیوں کا حقیقی اور اصلی راز معلوم ہو سکے۔

دردمندانِ اسلام سے اپیل

عالمِ اسلام کے تمام خرد وکلاں سے اپیل ہے کہ اس تازہ دم قافلۂ ہدایت سے جڑنے کی سعی فرمائیں اور دین کے اس کارواں کو تمام قسم کے وسائل اور ذرائع ابلاغ سے قوت وتوانائی عطا فرمائیں۔ یہ کسی فرد کا کام نہیں بلکہ ساری امت کی ذمہ داری ہے کہ اس کے فروغ وترقی کی راہ میں ہر طرح کی قربانی پیش کریں۔وَالله من وراء القصد......

مؤلف کی مشہور اور متداول کتابیں

۱- نکاح اور طلاق

۲- حج گائیڈ

۳- جادو، ٹونا اور کہانت کا شرعی حکم

۴- وعظ وادب کا خزانہ

۵- دس عظیم صحابہ کرام کے سچے اور مستند واقعات

۶- اپنے عقائد کا جائزہ لیجئے

۷- مسائل حاضرہ

۸- چالیس حدیثیں

The above listed books are available at the following addresses:

1. Maktaba Rehmat-e-Aalam

Rehmani Chowk, Pali Ghanshyam Pur, Darbhanga, Bihar-847427, INDIA Ph. : 06242-261253

2. Al-Qasim Publisher

2225, Nayam Mohalla, Gali Qasimjan, Delhi-06 Ph.: 23284893